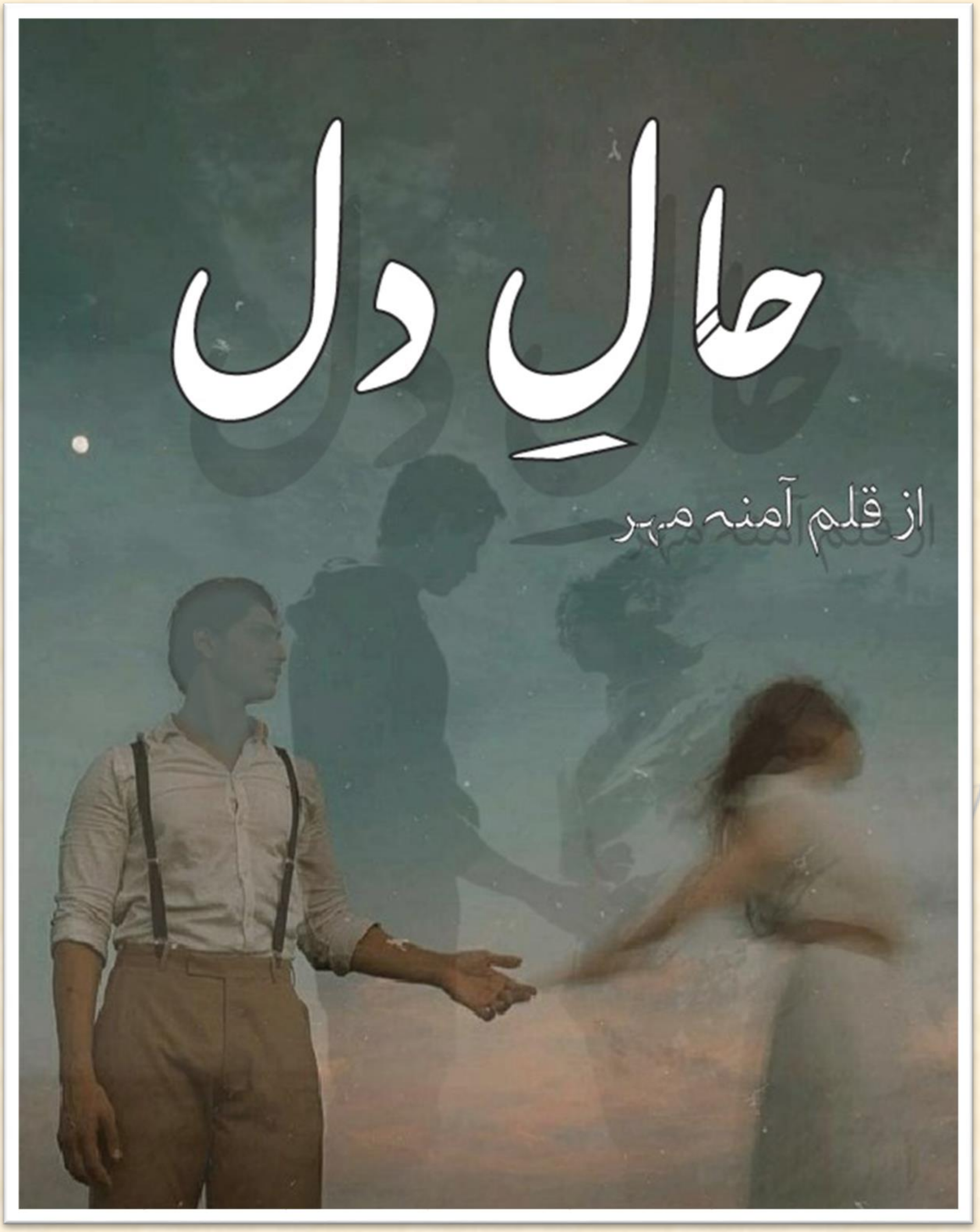
حالِ دل
از قلم آمنہ مہر

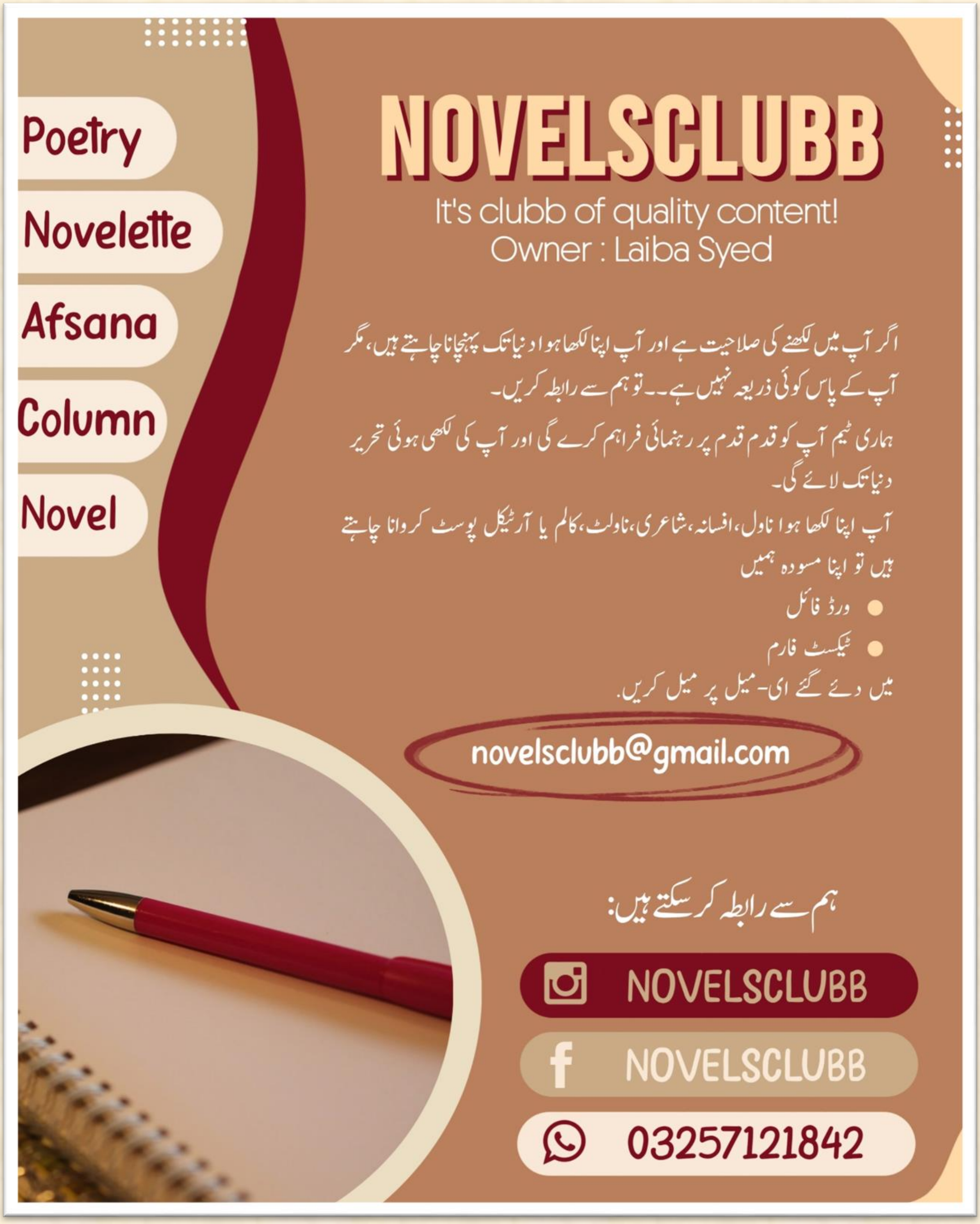
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

حالِ دل

از قلم

آمنہ مہر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انتساب:

"یہ کہانی ان نوجوانوں کے نام ہے، جنہوں نے احساسات اور جذبات کو محض مذاق بنا رکھا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ:

"اسلام وعلیکم !امید کرتی ہوں آپ سب خیریت سے ہوں گے۔ میرا مقصد اس کہانی کو لکھنے کا یہ ہے کہ ہمیں نہیں پتا ہوتا کون کتنا نیک ہے یا نہیں، ہمیں کسی کے پردے کا مذاق نہیں بنانا چاہئے۔ سب ایک جیسے نہیں ہوتے، نہ سب اچھے ہیں نہ سب برے اس لیے کسی کو جج نہیں کرنا چاہیے۔ نامحرم سے فون پر بات کرنا اس امید پر کے وہ آپ سے شادی کرے گا کیونکہ اس نے شادی کا وعدہ کیا ہے یہ بیوقوفی ہے جس کی سزا دنیا اور آخرت دونوں میں بھگتنی پڑتی ہیں۔"

"ضروری نہیں ہر بار دوسرا موقع دیا جائے۔ ٹھیک ہے کچھ رشتوں میں دوسرا موقع دینا چاہیے پر sometime

دوسرا موقع دینے کی بجائے کچھ وقت دینا چاہیے۔"

جزاک اللہ خیرا

حالِ دل

از قلم آمنہ مہر

رات کی سیاہی میں آسمان پر چاند کے ارد گرد تاروں کا چمکنا کسی خوبصورت منظر کی طرح لگ رہا تھا۔ جیسے قدرت نے ساری خوبصورتی چاند میں سمودی ہو۔ ایمان اپنے کمرے کی بالکنی میں تہجد پڑھ کر وہی بیٹھ کر چاند کو تک رہی تھی۔ اس کے اندر کے سناٹے کی طرح باہر بھی ہر طرف خاموشی کا سما تھا۔ اس کی آنکھوں کی نمی کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر دھکیل رہی ہے۔ وہ دل کھول کر رونا چاہتی تھی پر وہ خود پر ضبط کیے بیٹھی رہی۔ اس کے دماغ میں یہی چل رہا خدا کے بندے اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں۔؟ کیا خدا کے بندوں کو خدا کا خوف نہیں۔؟ خدا کے بندے اتنے ظالم کیوں ہیں۔

نیچے زمین پر ایمان کی آنکھوں کی طرح اوپر آسمان پر چاند کی چمک بھی پھیکی پر گئی۔ جیسے اس کا حالِ دل چاند نے جان لیا ہو۔

آج پھر وہ اپنے رب کو اپنا حال دل سنا رہی ہے اس رب کو اپنا حال دل بتا رہی جو پہلے سے سب جانتا ہے۔ وہ تکلیف میں تھی یہ بات اللہ جانتا ہے اور بہت جلد وہ اس تکلیف سے نجات حاصل کرنے والی تھی۔

"ایمان بیٹا آج پھر تم نے یونیورسٹی نہیں جانا"

"ماما میری طبیعت ٹھیک نہیں ویسے بھی یونیورسٹی میں کوئی خاص کلاس نہیں ہے۔" ایمان نے یہ کہہ کر دوبارہ کمبل میں منہ دے دیا۔

" کیا ہوا میری بیٹی کو کیوں پچھلے کچھ دونوں سے پریشان ہو ماما کو بتاؤ کیا ہوا ہے۔" فرزانہ بیگم ایمان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئ اور ایمان کے چہرے سے کمبل ہٹا کر اس کے ماتھے پر پریشانی سے ہاتھ رکھ کر بولی

" نہیں ماما میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہیں ہو۔"

" کیسے پریشان نہ ہوں بیٹا اپنی حالت دیکھو پچھلے کچھ دنوں سے کتنی کمزور ہو گئی ہو، نہ یونیورسٹی جاتی ہو، نہ ٹھیک سے کھانا کھاتی ہو کیا ہوا میرے بچے کو "

ایمان اپنی ماما کو پریشان دیکھ کر ان کی گودی میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ "میں ٹھیک ہو ماما آپ فکر کیوں کرتی ہیں اور یونیورسٹی میں ایک دو دن میں جاؤں گی۔ "

" ٹھیک ہے۔ نیچے بابا ناشتہ پر انتظار کر رہے ہیں چلو اٹھو شاباش "ایمان کی ماما یہ کہہ کر روم سے چلی گئیں

"جی ماما ابھی آئی۔ "

کچھ دیر بعد ایمان بھی ان کے پیچھے چلی گئی۔

ایمان: سرمئی آنکھوں والی باپردہ لڑکی، وہ اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارنا پسند کرتی ہے۔

اورنگزیب صاحب اور فرزانہ بیگم کی ایک ہی بیٹی ایمان اورنگزیب ہے۔ ایمان اپنے ماما بابا کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے لاڈلی تھی۔ ایمان کے ایف ایس سی کے امتحانات پاس کرنے کے بعد اس کی خواہش پر اورنگزیب صاحب نے اس کو یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے کر دیا۔ ایمان اپنے خاندان کی پہلی لڑکی تھی جو یونیورسٹی گئی۔

ایسی لڑکیاں جو اپنے اور اپنے ماں باپ کے خواب پورے کرنے کے لیے گھر سے باہر نکلتی ہیں ان کے کندھوں پر نہ صرف اپنی بلکہ پورے خاندان کی عزت کا بوجھ ہوتا ہے اور ان کی ایک بھی غلطی کی سزا آنے والی سات نسلوں کو بھگتنی پڑتی ہے۔

ماضی

آج ایمان اور عنایہ کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔ وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جا رہی تھیں۔ جب آریان اور اس کے دوست ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑے باتوں میں مصروف تھے۔

"آریان وہ دیکھ یار یہ دونوں لگتا ہے نیو ایڈ میشن ہیں۔" سعد نے آریان کو ان دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ہاں لگ تو رہا ہے۔"

"یار دیکھ اس نے کیسے خود کو چھپا کر رکھا ہے جیسے کوئی اپسرا ہو اور دوسری کو دیکھ اس نے تو پردہ نہیں کیا ہوا" اب کی دفعہ اسد نے کہا

"ہاں یار اور اس نے برقعہ کے اوپر چادر بھی اوڑھی ہوئی ہے۔" سعد نے کہا

"تم دونوں کو کیا لگتا ہے یہ جو خود کو چھپا کر رکھ رہی یہ کوئی نیک پروین ہے۔ اس کے بھی دیکھنا کتنے یار ہو گے۔" اب کی بار آریان نے کہا

نہیں یار وہ ایسی نہیں لگ رہی ضروری نہیں ہر لڑکی بری ہو۔" سعد نے آریان کی بات کی نفی کی

"اگر میں یہ ثابت کردوں یہ بھی باقی لڑکیوں کی طرح ہے پھر" آریان نے کہا

"تو کیسے ثابت کرے گا."اب کی بار اسد نے کہا

"میں اس سے دوستی کرکے دکھاوں گا۔" آریان نے کہا

"وہ تجھ سے دوستی کیوں کرے گی۔"سعد نے آریان سے کہا

"تو نہیں جانتا ہمارا یار اتنا خوبصورت ہے اور اوپر سے امیر بھی کوئی لڑکی منع کر سکتی اس کو"

اسد نے سعد کی بات کا جواب دیا

"چل دیکھ لیتے ہیں پھر لیکن اگر وہ انکار کردے گی تو تم اس کو پریشان نہیں کروگے۔"

سعد نے آریان سے کہا

"ہاں ٹھیک ہے لیکن وہ منع نہیں کرے گی۔" آریان نے پورے یقین کے ساتھ کہا

"چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا چلتے ہیں۔"

اور وہ تینوں اپنی کلاس کی طرف چلے گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آریان عبید اللہ خان: بھوری آنکھوں والا اکیس سالہ نوجوان، وہ خوبصورتی کی ایک مثال تھا یا یہ کہنا ٹھیک ہو گا دنیا کی ساری خوبصورتی اس پر ختم ہے۔ اس کی شخصیت میں ایسی دلکشی تھی کہ دیکھنے والا لمحے بھر کو ٹھہر جاتا۔

اپنے ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولاد، گھر میں سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے سب کے لاڈ پیار نے اس کو بگاڑ دیا تھا۔ وہ اپنے آگے کسی کو کچھ نہیں سمجھتا تھا، اس کے لیے دوسروں کی رائے اور احساسات کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔

Clubb of Quality Content!

"ایکسیوز می، کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔؟"

آج عنایہ چھٹی پر تھی۔ ایمان اپنی کلاس لے کر باہر گراونڈ میں آ گئی جب اس کو اپنے پیچھے سے کسی انجان شخص کی آواز آئی۔ اس نے پیچھے دیکھا تو سامنے آریان کھڑا تھا۔ آریان

ایمان کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس آ گیا اس کو ایمان سے دوستی کرنے کے لیے یہ موقع ٹھیک لگا۔

"جی کیا آپ مجھ سے مخاطب ہیں۔؟" ایمان کی دلنیشن آواز نے آریان کو اپنے سحر میں جکڑ لیا

"جی آپ کے علاوہ یہاں کوئی اور ہے۔؟" آریان کو لگا اس سے خوبصورت آواز اس نے کبھی سنی ہی نہیں

"فرمائیں کیا بات کرنی ہے آپ کو" اب کی بار لہجہ ذرا سخت تھا۔

"کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گی۔" آریان کو اس کا سخت لہجہ ناگوار گزرا لیکن وہ خود کو پرسکون کرتے ہوئے بولا

"کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟ جو آپ مجھے یہ دوستی کی آفر کر رہے ہیں۔" لہجہ پہلے سے زیادہ سخت تھا۔

"دوستی کر لیں جان بھی جائیں گی" نرم لہجہ میں کہا گیا

"مجھے آپ سے دوستی کرنے میں دلچسپی نہیں ہے لہذا آپ یہاں سے تشریف لے جائیں" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سخت لہجے میں کہا گیا

آریان ایک پل کے لیے ان سرمئی آنکھوں میں کہیں کھو گیا پر جلد ہی دونوں نے اپنی نظریں جھکا لیں۔

"مسٹر آپ یہاں سے جائیں گے کہ میں جاؤں" ایمان بہت مشکل سے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولی

" آریان" ایمان نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

" آریان عبید اللہ خان نام ہے میرا" سوالیہ نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے آریان نے بات مکمل کی

ایمان کو سمجھ آگئی تھی یہ انسان خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ خاصہ ڈھیٹ بھی ہے۔

"ٹھیک ہے میں ہی چلی جاتی ہوں" ایمان اٹھ کر جانے لگی جب آریان نے اس کو مخاطب کیا

"آپ بیٹھے میں ہی چلا جاتا ہوں معذرت آپ کو پریشان کیا" آریان یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا پر ایمان نے اس کو آیک نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئ۔

"کیا ہوا۔؟ ہو گئ دوستی مانی کہ نہیں۔۔؟" اسد نے آریان کو دیکھ کر بے تابی سے پوچھا،

سعد بھی آریان کی طرف متوجہ ہو گیا

"نہیں یار نکھرے دیکھا رہی ہے مان جائے گئ جلد ہی"

آریان نے غصہ میں جواب دیا

"ہاں مان جائے گی آج تیری پہلی ملاقات تھی نکھرا تو دیکھائے گی" اسد نے کہا

"میں نے پہلے بھی کہا تھا اگر وہ انکار کریں تو تم اس کو پریشان نہیں کرو گے۔"

"تم ان لڑکیوں کو جانتے نہیں ہو یہ انکار اس لیے کرتی ہیں کہ لڑکے ان کے پیچھے آئیں۔"

آریان نے کہا

"ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے آریان" اسد نے آریان کی بات کی تصدیق کی

"چل چلیں یار سارا موڈ خراب ہو گیا" آریان نے کہا

"چل موڈ ٹھیک کر چلتے ہیں۔"

وہ تینوں یونیورسٹی سے باہر کی طرف چلے گے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

ایمان اور عنایہ کو یونیورسٹی میں آج پورے دو ہفتے ہو گئے تھے۔ وہ دونوں معمول کے مطابق اپنی کلاسیس اٹینڈ کرتی کیفٹیریا آ گئی۔

"ایمان تم اس سے دوستی کیوں نہیں کر لیتی وہ تمھیں کتنی دفعہ دوستی کی آفر کر چکا ہے۔"

"تم جانتی ہو مجھے لڑکے لڑکیوں کی دوستیاں نہیں پسند ہمارے اسلام میں اس کی اجازت نہیں" وہ دونوں کھڑکی کے ساتھ والی میز پر آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں۔ کھڑکی سے اندر ٹھنڈی ہوائیں آ رہی تھیں، گویا فطرت نے سکون کا دامن پھیلا دیا ہو۔

"لیکن یار وہ کتنا خوبصورت ہے تمہیں یاد ہے پہلے دن جب ہم آئے تھے وہ تمہیں کیسے دیکھ رہا تھا پھر اس نے تم سے دوستی کی آفر کی اور تم نے منع کر دیا۔"

"تو اور کیا کرتی میں، تم اپنی فضول باتیں بند کرو مجھے نہیں پسند ایسی باتیں" اب ذرا ایمان نے ڈانٹ کر کہا

"اچھا ٹھیک ہے غصہ کیوں کر رہی ہو، اب نہیں کرتی ایسی باتیں مذاق کر رہی تھی۔"

"ہمم" ایمان اور عنایہ اب دوسری باتوں میں مصروف ہو گئیں یہ جانے بنا کہ کوئی ان کی باتیں سن رہا ہیں۔

آریان اور اس کے دوست کیف ٹیریہ آئے تو سامنے ایمان اور عنایہ کو دیکھ کر وہی ان کے پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔

آریان ایمان کی بات سن کر غصے سے لال ہو گیا۔ آریان نے بہت کوشش کی ایمان سے دوستی کرنے کی لیکن ایمان نے منع کر دیا۔ ایمان ایک باپردہ اور نیک لڑکی تھی۔ وہ لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی تھی۔ ایمان کے انکار کو آریان نے اپنی آنا کا مسئلہ بنالیا۔ اب وہ ہر صورت ایمان سے دوستی کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کو یہ دیکھانا چاہتا تھا کہ جو لڑکی پردہ کرے ضروری نہیں وہ نیک ہو۔ اس کی اپنے دوستوں سے اس بات پر شرط لگی وہ ایمان کو اپنا دوست بنالے گا۔ اب وہ یہ شرط ہار رہا تھا۔ جس کا اس کو غصہ تھا کیونکہ وہ کبھی زندگی میں ہارا نہیں۔

آریان غصے سے گھر آگیا اس نے سعد کو کال ملائی

"ہاں بول آریان کیا ہوا" کال اٹھا کر سعد نے آریان سے کہا

"مجھے اس کا فون نمبر ڈھونڈ کر دے"

"کس کا فون نمبر"

"اسی نیک پروین کا" اب لہجہ میں ذرا غصہ تھا

"یار میں کہاں سے دوں" ایک پل کے لیے سعد بھی اس کی غصے میں ڈوبی آواز سے گھبرا گیا

"مجھے اس کا فون نمبر چاہیے ہر قیمت پر"

"اچھا میں کوشش کرتا ہوں میری کزن اس کی کلاس فیلو ہے میں کرتا ہوں کچھ" سعد ذرا بے بس ہو کر بولا

"چل ٹھیک ہے جلدی کرنا کام میرا" یہ کہہ کر آریان نے فون رکھ دیا۔

سعد نے اپنی کزن کو بول کر بہت مشکل سے ایمان کا نمبر لیا اور آریان کو دیا۔

اس دن کے بعد آریان خود نہیں جانتا تھا وہ کیوں ایمان کو دیکھنے کے لیے بے چین رہتا تھا۔ اس کو اپنی اور ایمان کی پہلی ملاقات یاد آتی تھی۔ ایمان کی نقاب میں سرمئی آنکھیں آریان چاہ کر بھی اس سحر سے باہر نہیں آرہا تھا۔ ایمان کی دلنشین آواز آج بھی پہلے دن کی طرح

آریان کے کانوں میں رس گھولتی تھی۔ جیسے پہلی بار اس آواز نے آریان کو اپنا اسیر کر لیا تھا۔ لیکن آریان یہ ماننا نہیں چاہتا تھا جس پردہ کے لیے وہ ایمان سے دوستی کرنا چاہتا ہے وہی پردہ والی لڑکی اس کو اچھی لگنے لگی ہے۔

ایمان عشاء کی نماز پڑھ کر لیٹنے لگی تھی جب اس کے موبائل پر ایک انجان نمبر سے کال آئی۔

"اسلام و علیکم کون "ایمان نے بار بار کال آنے پر کال اٹھا کر کہا۔

"و علیکم السلام! کیسی ہیں آپ۔؟"ایمان کی آواز سنتے ہی آریان کو لگا کسی نے اس کے کانوں میں رس گھول دیا ہو۔

"کون بات کر رہا ہے۔؟"ایمان نے سخت لہجے میں پوچھا

"آریان بات کر رہا ہوں۔" آریان نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟"اب آواز میں سختی کے ساتھ پریشانی بھی تھی۔

"ملنے کو تو خدا بھی مل جاتا ہے یہ تو پھر ایک فون نمبر ہے۔"آریان خود نہیں جانتا تھا وہ کیوں اتنا مسکرا رہا ہے جس آریان کو کسی کی سخت تو کیا اونچی آواز پسند نہیں تھی وہ آریان آج ایمان کا سخت لہجہ مسکرا کر برداشت کر رہا تھا۔

"آئندہ مجھے اس وقت فون مت کیجئے گا۔"

"مطلب اس وقت نہ کرو لیکن دن میں کر سکتا ہوں۔"

"آپ مجھے کسی بھی وقت کال نہیں کرسکتے یہ بات دماغ میں بیٹھا لیجیے۔"

"آپ ناراض نہیں ہوں میں معذرت چاہتا ہوں مجھے اس وقت کال شاید نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

ایمان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"مجھے بات کرنی ہے، اجازت ہے آپ کی۔؟"سوالیہ انداز میں اجازت طلب کی گئی۔

Clubb of Quality Content

"کال کرنے کے لئے اجازت لی تھی آپ نے۔؟" الٹا سوال دہرایا گیا

آریان ایک بار پھر سے مسکرا دیا

"میں نہیں جانتا آپ کا چہرہ کیسا ہے، نہ کبھی آپ سے بات کی لیکن آپ کی آنکھوں نے مجھے ہمیشہ اپنا اسیر کیا ہے میں اس سحر سے کبھی باہر آیا ہی نہیں، یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ ان لمحوں میں ٹھہر جاتا ہو جہاں آپ نظر آتی ہیں۔" آریان کھوئے ہوئے لہجہ میں بول رہا تھا۔

جب ایک دم فون بند ہونے پر ہوش میں آیا۔

ایمان نے غصہ سے فون بند کر دیا تھا۔ اس کے دل کی دھڑکنے ایک دم تیز ہو گئ جیسے ابھی سینے سے دل باہر آجائے گا۔ دوسری طرف آریان کی بھی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی۔

آریان یونیورسٹی آیا تو اسد اور سعد اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

"ہاں بتا اب کیا بات ہوئی تیری اس سے" سعد نے پہلے پوچھا

"بتاتا ہوں صبر کرو یار ابھی آیا ہوں" آریان مسکرا کر بولا

"نہیں صبر ہو رہا یار" اسد کمینی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

آریان نے اپنی اور ایمان کی ساری گفتگو ان کو بتادی

"تم نے اس کو پروپوز کر دیا" سب سے پہلے ہوش سعد کو آیا۔

"ہاں یار لڑکیوں کو شیشے میں اتارنے کے لیے ایسا کہنا پڑتا ہے" آریان کا دل اس کی زبان کا ساتھ نہیں دے رہا لیکن اس نے اپنے دل کو خاموش کروادیا اور دماغ کی سنی۔

جب انسان دل کے بجائے دماغ کی سنتا ہے تب اس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اب آریان کون سا نقصان اٹھانے والا تھا یہ تو وقت بتائے گا۔

"ویسے محبت کا اظہار تو اچھے سے کیا کہیں سچ میں محبت تو نہیں ہو گی۔" سعد نے مسکرا کر آریان سے کہا

Clubb of Quality Content

"محبت اور مجھے وہ بھی اس جیسی لڑکی سے، میرا دماغ ابھی خراب نہیں ہوا" آریان خود نہیں جانتا محبت کے نام پر اس کی دھڑکن کیوں بڑھ گئی۔

"چل یہ تو اچھی بات ہے اب آگے کیا کرنا ہے۔" اسد نے کہا

"چل میں آتا ہوں تم لوگ کلاس میں جاؤ" آریان یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

"یہ کہاں گیا" اسد نے سعد سے پوچھا

"ہو گا کوئی کام اس کو چل ہم چلے" وہ دونوں کلاس میں چلے گئے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

آریان نے ایمان اور عنایہ کو لائبریری میں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ ان کے پیچھے لائبریری میں آ گیا۔

ایمان اور عنایہ لائبریری میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھیں جب آریان ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"اسلام و علیکم" آریان نے ایمان کی طرف دیکھ کر کہا

"وعلیکم السلام" جواب عنایہ نے دیا

لائبریری میں ہر طرف خاموشی تھی سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔اس خاموشی میں آریان کی ہلکی سی آواز گونجی

" کیسی ہیں آپ۔؟" آریان نے ایمان سے پوچھا

" آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے آپ" لہجہ آج بھی پہلے دن کی طرح سخت تھا۔

" آپ مجھ سے ہمیشہ غصے سے بات کیوں کرتی ہیں؟۔"

معصوم لہجہ بنا کر سوال کیا گیا

"اور آپ ہمیشہ مجھے کیوں پریشان کرنے آجاتے ہیں۔"

"میں پریشان نہیں کر رہا مجھے میرا جواب چاہیے بس وہ لینے آیا ہوں۔"

"کس بات کا جواب"عنایہ نے پوچھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایمان سمجھ گئ تھی وہ کیا بات کر رہا

"دیکھے میرے ساتھ اس طرح کی فضول باتیں آئندہ مت کیجئے گا اور مجھے آپ پر یقین نہیں"

یہ کہہ کر ایمان اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگی جب عنایہ بھی اس کے پیچھے اٹھ گئ

"محبت کرتا ہوں آپ سے" آہستہ آواز میں نرم لہجہ رکھ کر پھر سے کہا گیا

"محبت کرتے ہیں تو گھر رشتہ بھیج دیں اور اگر اس کے بعد محبت ختم ہو جائے تو آئندہ میرے سامنے بھی مت آئیے گا" مضبوط لہجہ میں کہا گیا

"ایڈریس دے دیجئے رشتہ بھیجنا ہے۔"

لمحے بھر کے لیے وقت جیسے تھم سا گیا ہو، اس کی آنکھوں میں حیرانی پھیل گئ۔ صرف ایک پل کے لیے ایمان نے اس کو نگاہ اٹھا کر دیکھا اور آریان نے فورن اپنی نگاہیں جھکا لی۔ آریان کو لگا وہ ان آنکھوں کو نہیں دیکھ سکے گا۔ اس ایک پل میں دونوں کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھی تھی۔

ایمان نے کوئی جواب نہیں دیا اور وہاں سے چلی گئ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لائبریری سے باہر آکر عنایہ نے ایمان کو مخاطب کیا

"کیا لگتا ہے وہ بھیجے گا رشتہ"

"پتا نہیں "ایمان نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا

"تمہیں کیا ہوا ہے "عنایہ کو ایمان کی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگی۔

"نہی۔۔ نہیں کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے۔"ایمان نے اکٹھے ہوئے جواب دیا

"ایمان محبت کرتی ہو اس سے؟"عنایہ کو جو سمجھ میں آیا اس نے پوچھ لیا

ایمان نے حیرانی سے عنایہ کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں سوال لیے جواب کی منتظر تھی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں کسی سے محبت نہیں کرتی"

عنایہ کو ایمان کی آواز سے لگا وہ ابھی رو دے گی اس لیے اس نے کچھ نہیں کہا اور وہ باہر گیٹ پر آ گئیں۔

آریان جب سے یونیورسٹی سے آیا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا آخر ایمان کو دیکھ کر اس کی نگاہیں خود بہ خود کیوں جھک جاتی اس کی دھڑکنوں کی رفتار کیوں بڑھتی ہے۔ یہ سچ تھا آریان ایمان سے محبت کرنے لگا تھا پر وہ یہ ماننا نہیں چاہتا تھا اس نے اپنے دماغ میں یہ بیٹھا لیا کہ یہ صرف ایک شرط ہے۔ اور وہ یہ شرط ہارنا نہیں چاہتا تھا۔ اور یہی غلطی آریان کو مہنگی پڑنے والی تھی۔

آریان کا دل کر رہا تھا وہ ایمان کی آواز سنے اس نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایمان کو کال ملائی۔

ایمان جو آریان کے بارے میں سوچ رہی تھی فون کی آواز آنے کی وجہ سے اپنی سوچوں سے باہر آئی۔ ایمان جس نے آریان کے نمبر کو نہ پہچانا اس نے کال اٹھالی۔

"اسلام و علیکم" آریان نے کہا

"آپ۔۔۔" ایمان نے اس کی آواز پہچان لی اور آگے بول نہ سکی۔

"جی میں" دوسری طرف سے جواب نہ آنے پر آریان نے پھر کہا

"اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ؟"

"وعلیکم السلام آپ کو میں نے منا کیا تھا مجھے کال نہیں کیجئے گا۔" ایمان نے اپنے لہجہ کو سخت رکھ کر کہا

"آپ مجھ پر اتنا غصہ کیوں کرتی ہیں۔" آریان نے نم آواز میں کہا اس کو واقعی میں ایمان کا لہجہ برا لگا تھا

ایمان نے جب اس کی نم آواز سنی تو اس کو اپنے رویہ کا احساس ہوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایم سوری "ایمان نے لہجہ اب نرم رکھ کر کہا

اور آریان کو لگا یہ آواز دنیا کی سب سے خوبصورت آواز ہے وہ اس آواز کے سحر سے کبھی باہر نہیں آسکے گا۔

"نہیں آپ سوری نہیں کہے مجھے شاید کال نہیں کرنی چاہیے تھی۔"یہ کہہ کر آریان نے فون بند کر دیا

ایمان اس کے فون بند کرنے پر پریشان ہوگی وہ آریان کے ساتھ سخت لہجہ اپنانے پر پریشان تھی اس کو آرام سے اس کی بات سننی چاہیے تھی۔یہ جانتے ہوئے بھی وہ نامحرم تھا ایمان اس کے لیے پریشان ہو رہی تھی اور اس نے آریان کو کال ملا دی۔

ایمان کے دو تین بار کلال کرنے کے باوجود آریان نے اس کی کال نہ اٹھائی۔ایمان نے سوچا وہ یونیورسٹی میں اس سے بات کرلے گی اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

اگلے دن ایمان نے یونیورسٹی میں آریان کو ہر اس جگہ دیکھا جہاں وہ ہوتا تھا پر وہ اس کو کہی نہیں ملا۔ وہ شاید آج یونیورسٹی نہیں آیا تھا اور یہ بات ایمان کو اور پریشان کر گئی۔

جب دل میں کسی شخص کے لیے پریشانی اور نرمی دونوں جگہ بنا لیں تو سمجھ جاؤ محبت نے دل میں قدم رکھ دیا ہے بس اس احساس کو محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔

ایمان نے گھر آ کر آریان کو پھر سے کال کی تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

"آپ کہاں تھے آج یونیورسٹی بھی نہیں آئے اور میری کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہے۔"

ایمان نے ایک ہی سانس میں سب بول دیا جب آریان کے بولنے پر اس کی زبان کو بریک لگی۔

"سانس تو لیں آپ"

اپنی بے اختیاری پر ایمان کو غصہ آیا

"سوری وہ میں۔۔"ایمان کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے

"آج کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے یونیورسٹی نہیں آیا"

"کیا ہوا آپ کو "ایمان نے فکر مندی سے پوچھا

"بس سر میں درد تھا" تھوڑا حیران ہو کر جواب دیا گیا

"اب کیسا ہے درد دوائی لی آپ نے۔؟"

"جی میں نے دوائی لیں لی تھی۔"

ایک پل کے لیے دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔

"آپ نے کیوں کال کی کیا کوئی کام تھا۔؟"اس خاموشی کو آریان نے تھوڑا

"آپ کل سے میری کال اٹینڈ نہیں تھے کر رہے۔"ایمان نے معصوم لہجے میں کہا آریان

کو ایمان کا معصوم لہجہ بہت اچھا لگا۔

"آپ کو میرا کال کرنا اچھا نہیں لگتا اور آپ مجھ سے غصے میں بات کرتی ہیں اس لیے"

"سوری مجھے آج تک کبھی کسی نے ایسے کال نہیں کی جب آپ نے کی تو مجھے اچھا نہیں لگا۔"

"میں نے بھی آج تک کبھی کسی لڑکی کو کال نہیں کی"

یہ بات آریان نے واقعی سچ کہی تھی۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔؟"ایمان نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ سوال پوچھ ہی لیا جس کی وجہ سے وہ پریشان تھی۔

"آپ کو فکر ہے میری"

"ایسی بات نہیں ہے مجھے آپ سے غصے سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

"کوئی بات نہیں جو ہو گیا اس کو بھول جائیں۔"

"آپ کو اعتراض تو نہیں ہے۔"

"آپ میرے ماما بابا سے بات کر لیں"ایمان نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"جی وہ تو میں کر لوں گا۔"

"کب"اپنی بے اختیاری پر پھر ایمان نے خود کو کوسا

Clubb of Quality Content

"میرے ماما بابا ابھی شہر میں نہیں ہے جیسے ہی وہ آتے میں ان سے بات کروں گا" آریان نے اپنی مسکراہٹ کو روکتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔"

یہ وہ بات تھی جس دن کے بعد ایمان اور آریان فون پر بات کرنے لگے تھے۔ ایمان نے عنایہ کو بھی نہیں بتایا تھا وہ آریان سے بات کرتی ہے۔ اور آریان کو بھی موقع نہ ملا آپنے دوستوں کو بتانے کا،شاید دونوں اس بات کو چھپا کر رکھنا چاہتے تھے۔ اور بے شک چھپی ہوئی دوستیاں تباہی لاتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آریان اور ایمان کو فون پر بات کرتے ہوئے آج ایک ہفتہ ہونے والا تھا۔ آریان اپنے دوستوں ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑا باتیں کر رہا تھا جب اسد نے پوچھا

"کیا بنا ہے وہ پھنسی کہ نہیں"

"ہاں تم نے بتایا نہیں کیا بنا" اب کی بار سعد نے پوچھا

"نہیں کچھ نہیں بنا چھوڑو اس بات کو" آریان نے بات کو ٹالنا چاہا

"کیوں چھوڑیں یہ مت کہی تجھ سے وہ سیٹ نہیں ہوئی ہماری شرط لگی تھی تو بھول گیا"

"نہیں بھولا کچھ بھی میں" آریان نے اب غصہ میں کہا

اچانک آریان کے فون پر کال آنے لگی اس نے کال دیکھی تو ایمان کی تھی۔

ایمان جو عنایہ کے ساتھ کیف ٹیریا بیٹھی تھی عنایہ کو کسی کام سے کلاس میں جانا پڑا ایمان نے سوچا وہ آریان کو کال کر لیں صبح آریان کا فون وہ اٹینڈ نہیں کر سکی تھی۔ آریان نے فون اٹھا کر کہا وہ بعد میں بات کرے گا اور فون بند کر دیا۔ عنایہ نے آ کر پوچھا کیا ہوا پر ایمان نے اس کو کچھ نہیں بتایا

"مجھے تم بتاؤ گی کیا مسئلہ ہے پچھلے کچھ دنوں سے تم بدلی بدلی سی ہو۔" عنایہ نے پھر پوچھا

"نہیں تو ایسا کچھ نہیں ہے۔" عنایہ کے اچانک پوچھنے پر ایمان نے گھبرا کر جواب دیا۔

"کوئی بات تو ہے تم بتانا نہیں چاہتی وہ الگ بات ہے۔"

Clubb of Quality Content

"ایمان سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے۔"عنایہ نے ایمان کو خاموش دیکھ کر ایک بار پھر پوچھا

ایمان نے عنایہ کو اپنے اور آریان کے بارے میں ساری بات بتا دی۔

"تم اس سے ایک ہفتے سے بات کر رہی ہو اور تم نے مجھے بتایا نہیں"

"یار میں بتانا چاہتی تھی پر وہ"عنایہ نے ایمان کی بات کاٹ دی

"تم اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہو۔اس نے کہا وہ رشتہ بھیجے گا اور تم نے مان لیا چلو مان بھی

لیا پر اس سے بات کرنا فون پر"

"وہ واقعے میں رشتہ بھیجے گے۔"

"اب تک بھیجا کیوں نہیں تمھارے پاس اس بات کا کوئی جواب ہے ایمان"ایمان کو

خاموش دیکھ کر اس نے کہنا شروع کیا

"ٹھیک ہے اس کے ماں باپ اس شہر میں نہیں تھے پر اب تو بہت دیر ہو گئی اب وہ لوگ

اگئے ہونے ہیں۔"

"پر مجھے اس بارے میں آریان نے نہیں بتایا"

"اور تم نے پوچھا بھی نہیں"

"نہیں"

"فون کرو اس کو اور ابھی پوچھو"

"ابھی پوچھوں"

"ہاں ابھی"

ایمان نے کال ملائی پر آریان نے کال نہیں اٹھائی عنایہ نے ایمان کا ہاتھ پکڑا اور آریان کے ڈیپارٹمنٹ میں لے گئی۔

آریان نے ایمان کی کال نہیں اٹھائی اور پھر سعد اور اسد سے بات کرنے لگا

"یار تجھ سے ابھی تک ایک لڑکی نہیں سیٹ ہوئی اس دن تو بہت کہہ رہا تھا تو ایمان کو سیٹ کرلے گا" اسد نے طنزیہ کہا اور اس بات میں سعد نے اس کا ساتھ دیا

"تم لوگوں کا یار کوئی بیوقوف نہیں ہے جو ایک لڑکی نہ سیٹ کر سکے۔ لڑکیوں کو سیٹ کرنے کے کچھ پروسیس ہوتے ہیں۔"

"مطلب وہ سیٹ ہو گئی"

"ہاں ہو گئی سیٹ" آریان نے یہ بات اپنے دوستوں کو امپریس کرنے کیلئے کہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا اس کے دوست اس کا مذاق اڑائیں۔

"دیکھا یہ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہے خود کو پردہ میں چھپا کر رکھتی لڑکے امپریس ہو" اسد نے کہا

"ہاں تم دونوں ٹھیک کہہ رہے تھے۔" اب سعد نے کہا

"چل اب ٹریٹ بنتی ہے یار"

"ہاں دیں دو گا۔۔۔۔۔" آریان ابھی کہہ ہی رہا تھا جب اپنے سامنے ایمان کو دیکھ کر اس کی زبان کو بریک لگی

ایمان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور عنایہ نے اس کو کندھوں سے پکڑا ہوا تھا وہ سب سن چکی تھی اس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا اگر عنایہ اس کو نہ پکڑتی تو وہ اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہوتی۔

"آ۔۔آپ ن۔۔۔ے نے۔۔مجھے دھوکہ دیا" ایمان نے ہچکیوں کے ساتھ کہا آنسوؤں خود بہ خود اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

"تم جیسی لڑکیوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے جو کسی نامحرم کے ایک بار یہ کہنا پر وہ تم سے شادی کرے گا تم اس پر یقین کر کے اس سے فون پر بات کرنے لگ جاتی ہو۔" اسد نے کہا

اور یہ بات ایمان کے منہ پر کسی تمانچہ کی طرح لگی تھی۔ ایمان نے بے بسی سے آریان کی طرف دیکھا

"ٹھیک تو کہہ رہا ہے مجھے لگا تم ایسی نہیں ہو گی پر تم بھی ایسی ہی نکلی تمہیں تو نہ اپنے پردہ کی اور نہ اپنے ماں باپ کی عزت کی پرواہ ہے" اور یہ بات آریان نے اپنے دوستوں کے

سامنے کہی تھی۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا اس نے اس لڑکی کو سیٹ کر لیا جس کے لیے سعد نے کہا تھا وہ ایسی نہیں

"تم تو اس سے محبت کرتے تھے۔" عنایہ نے ایمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"محبت وہ بھی میں اس جیسی لڑکی سے" آریان نے ایمان کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں کہا

"اپنی زبان سنبھال کر بات کرو مسٹر، تم جیسے لڑکے ہوتے ہیں جو ہم لڑکیوں کی فیلنگز کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ تم لوگوں کی دو دن کے ٹائم پاس کے چکر میں ہم لڑکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔" عنایہ نے غصہ سے کہا

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو ٹائم پاس ہی کیا ہے مجھے لگا تھا مجھے تم سے شاید محبت ہونے لگی پر میں غلط تھا وہ صرف ایک وقتی لگاؤ تھا جو وقت کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔" ایمان کو لگا کسی نے اس کا دل اس کے سینے سے نکال کر اپنے پیروں تلے مسل دیا ہو۔

"وہ کیا ہے نہ ہماری شرط لگی تھی تمھیں پھنسانے کی اور دیکھ لو میں یہ شرط جیت گیا کہو تو تم دونوں کو بھی پارٹی دیں دوں۔" آریان کے کہنے پر اسد اور سعد نے ضرور سے قہقہہ لگایا اس سے زیادہ وہ آپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکی اور وہاں سے بھاگ کر چلی گئی اس کے پیچھے عنایہ بھی بھاگی۔

یہ وہ دن تھا جس دن کے بعد ایمان نے یونیورسٹی جانا بند کر دیا وہ آیک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں گئی۔

وہ روزانہ روتی تھی اور دعا مانگتی تھی آیک لڑکے کی محبت میں اس نے اللہ جی کو ناراض کر دیا۔

حال:

عنایہ آج ایمان کے گھر پھر سے آئی وہ پچھلے دونوں بھی آئی تھی کہ ایمان کو اس تکلیف سے باہر نکال سکے۔

ایمان نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی۔

"اللہ جی مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو ناراض کر دیا۔ اللہ جی وہ کہتے ہیں وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے وہ صرف شرط تھی ٹائم پاس تھا" آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ جب دروازے پر دستک ہوئی اور اس نے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا

عنایہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو ایمان کی حالت دیکھ کر وہی رک گئی۔ ایمان کی خوبصورت آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں اس کے صاف شفاف چہرے پر جگہ جگہ آنسوؤں کے نشان تھے۔ وہ پہلے سے زیادہ عنایہ کو کمزور لگی۔ عنایہ نے بھاگ کر اس کو گلے لگا لیا اور وہ دونوں رونے لگ گئیں۔ آج تو ایمان کی حالت دیکھ کر عنایہ کا خود پر کنٹرول نہیں رہا۔

عنایہ نے ایمان کے آنسو صاف کیے، اس کو بیڈ پر بیٹھایا اور بولی

"ایمان کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی یار"

"میں ٹھیک ہوں" ایمان نے اپنی نظریں چرائی

"میری طرف دیکھ کر کہو یہ بات "عنایہ نے ایمان کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا

ایمان کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے آنسو آ گئے۔

"میری جان مجھے تو بتا سکتی ہو نہ اپنے دل کی بات"

"میں محبت کے معاملے میں بد نصیب نکلی"یہ بات ایمان نے روتے ہوئے کہی

"نہیں میری جان ایسا نہیں ہے"عنایہ نے ایمان کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہنا شروع کیا

"محبت ہونا بد نصیبی نہیں ہے غلط انسان سے محبت ہونا بد نصیبی ہے جو آپ کے نصیب کو بد نصیبی میں بدل دیتا ہے"

"میری محبت میری دعاؤں کا حصہ تھی یہ کیسے بد نصیب ہو گئ میں نے اس کو اپنی دعاؤں میں اللہ سے مانگا تھا۔ اور اس نے میرے جذبات کے ساتھ کھیلا"اس سے بولا نہیں تھا جا رہا لیکن وہ پھر بھی بول رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم بس اس بات کو جان لو تمھارے نصیب میں اس سے بہتر شخص لکھا ہوا ہے وہ تمھارے قابل نہیں ہے۔"عنایہ نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا

"جو لڑکیاں اپنے ماں باپ اور پردے کا خیال نہیں رکھتی ان کے ساتھ یہی سب ہوتا ہے، وہ پہلا انسان تھا میری زندگی کا جس سے میں نے بے انتہا محبت کی اور اس نے کہا یہ صرف ایک شرط تھی وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔"

عنایہ نے آج اس کو بولنے دیا وہ کافی دن بعد اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی اس لئے عنایہ نے اس کو نہ ٹوکا

"اس نے کہا میرے جیسے لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔اس کی باتیں آج بھی مجھے پہلے دن کی طرح تکلیف پہنچاتی ہے۔مجھے لگتا ہے کسی نے میرے دل کو میرے سینے سے نکال کر آپنے پیروں تلے مسل دیا ہو۔عنایہ مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی میرا دل پھٹ جائے گا۔میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔۔؟جانتی ہو اس نے مجھے جب کال کی مجھے اچھا

نہیں لگا لیکن مجھے آہستہ آہستہ وہ اچھا لگنے لگا اس کی باتیں وہ کہتا تھا وہ رشتہ بھیجے گا اور اب کہا یہ صرف جھوٹ تھا۔

نامحرم کا اچھا لگنا کسی عذاب سے کم نہیں ہوتا۔ میری سب سے بڑی غلطی یہ تھی میں نے اس کی باتوں کا یقین کیا، میں نے اس کی وجہ سے اللہ جی کو ناراض کر دیا میرے ساتھ جو ہوا ٹھیک ہوا"

"نہیں تم بہت اچھی ہو تمہاری جگہ اگر میں ہوتی تو میں بھی اس کی باتوں کا یقین کر لیتی۔ تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے تم بس اب روگی نہیں اور اپنی حالت ٹھیک کرو خود تو وہ لوگ اپنی زندگی جی رہے اور تم اس کا روگ منا رہی ہو۔"

ایمان نے اپنے آنسو صاف کیے اور کہا "ہاں میں ٹھیک ہوں"

"چلو اٹھو تیار ہو کر آؤ باہر چلے"

"مجھے نہیں جانا"

"کیوں نہیں جانا چلو اٹھو شاباش تیار ہو کر آؤ اور کل سے تم نے یونیورسٹی بھی آنا ہے۔"عنایہ نے گھور کر ایمان کو دیکھا جو کچھ کہنا والی تھی پر عنایہ کی گھوری پر چپ چاپ تیار ہونے چلی گئی۔

ایمان اور عنایہ آیک ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے آئے تھے۔ ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہوئے سامنے میز پر نظر پڑی تو عنایہ وہی رک گئی۔

"عنایہ کیا ہوا چلو بھی یار"ایمان جو عنایہ سے مخاطب ہے عنایہ کو کہی اور دیکھتے ہوئے پایا تو اس سمت دیکھنے لگی اور لمحے بھر کو ٹھہر گئی۔سامنے آریان اور اس کے دوست بیٹھے باتوں میں مصروف تھے کہ اچانک آریان کی نظر ایمان اور عنایہ پر پڑی

"ایمان چلو ہم کہی اور چلتے ہیں۔"عنایہ کو لگا ایمان کی طبیعت پھر سے خراب نہ ہو جائے

"کیوں ہم کہی اور کیوں جائے اتنا اچھا تو ریسٹورنٹ ہے۔"ایمان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

وہ شاید یہ محسوس کروانا چاہتی تھی اس کو فرق نہیں پڑتا لیکن سچ تو یہ تھا فرق تو اس کو پڑا تھا دل ایک بار پھر سے ٹوٹا تھا۔

عنایہ اور ایمان ایک خالی میز دیکھ کر وہی بیٹھ گئیں جو آریان لوگوں کی میز سے کچھ فیصلے پر تھی۔

آریان نے عنایہ کو دیکھا کہ وہ نارمل لگ رہی ہے وہ پچھلے ایک ہفتے سے ایمان کو نہ دیکھ کر پریشان تھا اور آج جب وہ اس کے سامنے آئی تو ایمان نے اس کو ایسے نظر انداز کیا جیسے وہ اس کو جانتی نہ ہو۔

آریان بار بار اس کو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ خود نہیں جانتا اس کی نظریں بار بار ایمان کی طرف کیوں جاتی اور ایک ایمان تھی جس نے ایک بار بھی اس کی طرف نہ دیکھا۔

ایمان اور عنایہ اب کھانا کھا کر وہاں سے چلی آئی۔

"آریان یار جب سے وہ آئی تھی اس کو دیکھ رہا تھا کیا ہو گیا ہے تو بھولا نہیں اس کو" سعد نے آریان کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا

"نہیں ایسا نہیں" آریان خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے بولا

"کہی تو شرمندہ تو نہیں۔ پچھلے ایک ہفتے سے تو بہت بدل گیا ہے۔" سعد نے پھر سے کہا

"نہ یار ایسا نہیں ہو سکتا اس جیسی لڑکی کے لیے شرمندہ ہونا پاگل ہے تو، جو ہوا ٹھیک ہوا اس کے ساتھ" اسد نے سعد سے کہا

"اس جیسی سے کیا مطلب ہے تیرا" آریان غصہ میں بولا

"تو اتنا غصہ میں کیوں آگیا اس جیسی سے مراد بدکردار لڑکیاں جو لڑکوں سے چھپ کر تعلق بناتی ہے۔"

"وہ بدکردار نہیں ہے اگر آئندہ سے ایسی بکواس کی تو جان سے مار ڈالوں گا" آریان دونوں ہاتھ غصہ سے میز پر مارتے ہوئے بولا اس کی آنکھیں ایک دم سے سرخ انگارہ ہو گئی۔ دو چار لوگوں نے مڑ کر ان کو دیکھا

"اچھا وہ بدکردار نہیں تو کیا ہے دیکھا نہیں اس کو ایسے ظاہر کیا جیسے تمہیں جانتی نہ ہو۔ مل گیا ہو گا کوئی اور یار" اب کی بار اسد بھی غصہ سے بولا

Clubb of Quality Content

"وہ ایسی لڑکی نہیں ہے آگر اب تو آیک بار پھر بولا تو واقعی میں جان سے ماردوں گا" آریان اسد کا گریبان پکڑ کر بولا

سعد نے اس کو آریان سے چھڑایا اور بولا

"پاگل ہو گے ہو تم دونوں،اسد اب تو نہیں بولے گا ایسا کوئی لڑکی بری نہیں ہوتی"

"تو اس سے پوچھ نہ یہ اس لڑکی کے لیے میرا گریبان پکڑ رہا۔ کیا لگتی ہے وہ تیری محبت تو تم۔۔" آریان اس کی بات کاٹے ہوئے بولا

"ہاں محبت کرتا ہو میں اس سے بے انتہا چاہتا ہو اس کو آگر تم نے آئندہ اس کے بارے میں ایسا ویسا بولا تجھے چھوڑوں گا نہیں۔"

"مگر تم تو کہتے تھے یہ صرف آیک شرط ہے۔"سعد آریان کی بات سن کر حیران ہو کر بولا کیونکہ آریان ہمیشہ یہی کہتا تھا وہ اس سے محبت نہیں کرتا

"پاگل ہو گیا تھا میں تم لوگوں کی نظر میں یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا میرے لیے یہ صرف آیک شرط ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے وہ میری دنیا ہے میں اس کے بنا نہیں رہ سکتا۔ میں پہلے دن سے

اس سے محبت کرنے لگا ہوں پر کبھی یہ بات ماننا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے لگا یہ صرف ایک اٹریکشن ہے میں اس سے دور رہ کر اس کو بھول جاؤں گا۔ لیکن آج میں اس کے لیے تڑپ رہا ہوں اس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا۔" آریان ایک ہی سانس میں بول رہا تھا اس کی آنکھوں میں درد صاف نظر آرہا تھا۔ وہ اس وقت خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

" تو پریشان نہ ہو آگر تو اس سے محبت کرتا ہے تو اس سے معافی مانگ لے وہ تجھے معاف کر دے گی۔ "

سعد سے اس کی حالت نہ دیکھی گئی تو بول پڑا

"وہ مجھے معاف نہیں کریں گی ایک لڑکی کبھی اس لڑکے کو معاف نہیں کرتی جس نے اس کو دھوکہ دیا ہو"اس کی آواز میں بے بسی تھی۔

" نہیں یار تو ایسا نہیں سوچ وہ تجھے معاف کر دیں گی"اسد آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا

"وہ سچ میں مجھے معاف کر دیں گی۔"وہ امید سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں انشاء اللہ" دونوں نے ایک ساتھ کہا

"انشاء اللہ" آریان مسکراتے ہوئے بولا۔

گھر آکر آریان صرف یہی سوچ رہا تھا وہ ایمان سے کل یونیورسٹی میں معافی مانگے گا اور وہ اس کو معاف کر دے گی وہ بار بار یہی دعا کر رہا تھا۔

اچانک اس کے کانوں میں اذان کی آواز پڑی اس کے قدم واشروم کی طرف بڑھے اس نے وضو کیا اور نماز کے لیے نیت کی نماز ادا کرتے ہوئے وہ رو پڑا تھا اس نے روتے ہوئے نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

"اللہ وہ مجھے معاف کر دیں گی نہ میں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا اس کی فیلنگز کے ساتھ کھیلا پر میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں اس سے بہت محبت کرتا ہو اللہ آپ اس کے دل میں رحم ڈال دیں وہ مجھے معاف کر دے میں اس کے بنا نہیں رہ سکتا۔ میں آج آپ سے

اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہو مجھے میرے گناہ کی اتنی بڑی سزا نہ دیں۔"اس نے روتے ہوئے دعا مانگی اور آدھی رات تک وہ جائے نماز پر روتے ہوئے دعا کرتا رہا۔

اگلے دن یونیورسٹی میں آریان ایمان کا گیٹ پر انتظار کرتا رہا جب ایمان نے اس کو نظر انداز کیا اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی۔دونوں کا ڈیپارٹمنٹ الگ الگ تھا۔ آریان ایمان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا ایمان نے اپنی سپیڈ بڑھا دی آریان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ایمان آیک منٹ میری بات سن لیں۔"ایمان نے کچھ کہے بنا آگے بڑھ گئی۔

آریان آگے بڑھ کر ایمان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"جب تک میری بات نہیں سنے گئی میں آپ کو جانے نہیں دوں گا۔" آریان کا لہجہ سنجیدہ تھا

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔ آپ کو شرم نہیں آتی کیوں آپ میری عزت کا تماشا بنا رہے ہیں۔" ایمان کی آواز میں پہلے سختی بعد میں نمی در آئی۔

"آپ کی عزت کا تماشا بنے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آپ ایک بار میری بات سن لیں پھر آپ جو کہے گی میں مانو گا۔" آریان کی آنکھوں میں التجا تھی۔

ایمان کوئی جواب دیے بنا آگے بڑھ گئی۔

"ایمان" ایمان نے رک کر اس کی بات کاٹ دی

"میرا نام بھی اپنی زبان سے مت لیجیے گا۔" ایمان کے لہجہ میں غصہ و ضع تھا۔

"اتنی نفرت کرنے لگی ہے مجھ سے آپ" ایمان نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایمان کو جواب نہ دیتے دیکھ کر آریان نے کہنا شروع کیا

"مجھے معاف کردیں میں نے غلط کیا آپ کے ساتھ، میں شرمندہ ہوں ایک بار مجھے معاف کردے میں سب ٹھیک کردوں گا۔" اس کی آواز میں نمی تھی

"معافی غلطی" طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

Clubb of Quality Content

آریان کو اس کے لہجے سے تکلیف پہنچ رہی تھی لیکن وہ پھر بھی مسکرا یا یہ تکلیف اس تکلیف کے آگے کچھ نہیں تھی جو تکلیف آریان نے اس کو دی تھی۔

"اللہ کے لیے ایمان پلیز ایک دفعہ بات سن لیں "اس کی آواز میں اتنا درد تھا کہ ایمان جو پھر سے چلنے لگی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی رک گئی۔ وہ دونوں ایمان کے ڈیپارٹمنٹ سے کچھ فیصلے پر کھڑے تھے جہاں لوگ .بہت کم تھے۔

"کہیے اب کیا رہ گیا ہے۔ "ایمان سخت لہجے میں بولی۔

"آیک موقع ایمان صرف ایک موقع میں سب ٹھیک کردوں گا میں اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں "یخ ہوا کے جھونکا دونوں کے جسم میں سنسناہٹ دوڑا گیا، ہوا کے ہر جھونکے میں اداسی پھیلی ہوئی تھی جیسے دونوں کے دلوں کی بات قدرت کی ہر شے جان گئی ہو۔

"موقع دوں آپ کو اس لیے کہ آپ ایک دفعہ پھر سے میرے جذبات کا قتل کر دیں، میری عزت کا، میرے ماں باپ کی تربیت کا، میرے پردے کا مذاق بنا دیں۔ اپنے

دوستوں میں یہ کہہ سکیں دیکھو میں نے اس لڑکی کو سیٹ کر لیا۔ دیکھو یہ اتنی بیوقوف ہے میری باتوں میں آگئی"

"ایسا نہیں ہے ایمان پلیز آیک دفعہ میری بات سن لیں"

"نہیں اب کی بار کون سی شرط لگائی ہے آپ نے بولیے،

ہم لڑکیاں سچ میں اتنی بیوقوف ہوتی ہیں آپ جیسے مردوں کی باتوں پر یقین کر لیتی ہیں آپ کہتے ہیں آپ رشتہ بھیجے گے اور ہم مان لیتی ہے آپ سے محبت کر بیٹھتی ہیں اور بعد میں اپنی قسمت پر روتی ہے پر غلطی آپ کی نہیں ہم لوگوں کی ہیں ہم آپ کو موقع دیتے تو آپ لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ میں نے بھی یہی غلطی کی آپ سے بات کی یہ جانتے ہوئے آپ نامحرم ہے۔ اور اپنے اللہ کو ناراض کر دیا۔ میں نے آپ سے بہت محبت کی تھی اور آپ نے صرف ٹائم پاس کیا تھا۔"

"ٹائم پاس نہیں تھا ایمان میں سچ میں محبت کرتا ہوں میں مانتا ہو مجھ سے غلطی ہوئی پر میری محبت سچی ہے۔"

ایمان طنزیہ مسکرائی

"مجھے آپ پر یقین نہیں ہے اب"

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں ایمان میری محبت سچی ہے۔ میں نے اس دن یہ سب دل سے نہیں کہا مجھے لگا یہ وقتی اٹریکشن ہے پر یہ تو محبت تھی میں بے انتہا چاہتا ہوں آپ کو پلیز اللہ کے لیے معاف کر دے مجھے "اس کی آواز میں نمی کے ساتھ درد بھی تھا۔

"آپ کرتے ہوں گے مجھ سے محبت لیکن آپ اپنی محبت کا ادب نہیں کرتے اور جس محبت میں ادب نہ ہو وہ محبت کسی کام کی نہیں"

"آپ محبت کے ادب کی بات کر رہی ہے میں آپ کو آپ کی اجازت کے بغیر آیک نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھو یہ میری محبت کے ادب کے خلاف ہو گا" اور اس بات پر ایمان کا دل بہت ضرور سے دھڑ کا تھا۔

"اس لیے اس دن اپنے دوستوں کے سامنے آپ نے میرا اور میری محبت کا مذاق بنایا تھا۔

"اور یہ بات کہتے ہوئے ایمان کی آنکھوں میں آنسوؤں آ گے۔

"میں معافی مانگ رہا ہوں خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں" ایمان کی آنکھوں میں آنسوؤں اور لہجہ میں نمی دیکھ کر آریان کو لگا وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر سکے گا۔

عنایہ جو ایمان کو آریان کے ساتھ کھڑا دیکھ کر اس کی طرف آ رہی تھی ان کی باتیں سن کر وہی رک گئی۔

"آپ نے جو میرے ساتھ کیا وہ صرف میرے جذبات میرے احساسات کا قتل نہ تھا، وہ میری محبت کی توہین تھی، اور میں اپنی محبت کی توہین کبھی معاف نہیں کر سکتی۔" ایمان یہ کہہ کر عنایہ کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھنے لگی جب پیچھے سے آریان کی آواز آئی۔

"میں مر جاؤ گا" آریان کی آنکھوں میں آنسوؤں اور آواز میں جتنا درد تھا، ایمان کو اس سے کہی زیادہ درد اپنے دل میں محسوس ہوا۔

"میں آپ کے بنا مر جاؤں گا" ٹوٹے لہجہ میں پھر سے کہا گیا

"مجھے فرق نہیں پڑتا" اور یہ بات ایمان نے اپنے دل میں پھتر رکھ کر کہی تھی۔

ایمان اور عنایہ کے وہاں سے جانے کے بعد آریان کتنی دیر وہاں کھڑا یہ سوچتا رہا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔

ایمان کے گھر آنے کے بعد وہ اپنی اور آریان کی باتیں سوچ رہی تھی۔ اس کا دل ڈر رہا تھا اس نے کیسے کہہ دیا اس کو فرق نہیں پڑتا۔ لیکن سچ تو یہ تھا اس کو فرق پڑ رہا تھا۔ آچانک دل میں ایک عجیب سی ٹیس اٹھی۔ وہ کچھ سمجھ پاتی، اس سے پہلے ہی اس کا جسم بے جان ہو کر فرش پر گڑھ پڑا۔ اسی لمحے فرزانہ صاحبہ کمرے میں داخل ہوئیں۔ ایمان کو زمین پر گرا دیکھ کر چیخ نکل گئی۔

"ایمان! میرے بچے کیا ہوا تمہیں۔؟ میری جان اٹھو! پلیز ماما کی جان انکھیں کھولو ماما مر جائیں گئی، پلیز اٹھ جاؤ۔" فرزانہ صاحبہ ایمان کی حالت دیکھ کر ڈر گئی انہوں نے پہلے ایمبولینس کو فون کیا اور بعد میں شوہر کو اطلاع دی۔

ہسپتال میں ڈاکٹرز نے ایمان کو فوری طور پر آئی سی یو میں منتقل کر دیا۔

فرزانہ صاحبہ اور اورنگزیب صاحب اپنی بیٹی کی لمبی عمر کے لیے بے قراری سے دعا مانگ رہے تھے۔

ڈاکٹرز کا کہنا تھا ایمان کی حالت کریٹیکل ہے۔ آپ لوگ دعا کریں۔

دوسری طرف، یونیورسٹی سے نکلتے ہی آریان نے گاڑی فل سپیڈ میں بھگا دی۔ سعد نے اس کو دیکھ لیا تھا۔ سعد کو اس کی حالت ٹھیک نہ لگی اس لیے اس نے آریان کو کال ملائی۔

"آریان تو کہاجارہاہے۔؟ سب خیریت ہے۔؟، کیا ہوا تجھے" فون اٹھاتے ہی سعد نے بولنا شروع کیا

"وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔" سعد کو آریان کی ہلکی کپکپاتی آواز آئی۔ سعد کو اس کی آواز سے لگا وہ رو رہا ہے۔

تو کہا ہے اس وقت گھر جا میں تیرے پاس آتا ہوں پھر بات کرتے ہے۔"

"میں ان کے جذبات کا قاتل ہوں، میں نے ان کی محبت کی توہین کی، وہ مجھ سے نفرت کرتی ہیں وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی۔" آریان آیک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے آنسو پونچھتا جا رہا تھا۔

"تو مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا، تو ادھر ہی رک میں آرہا ہوں" سعد نے پریشانی سے کہا

"میں مر بھی جاؤ تو ان کو فرق نہیں پڑتا پھر میرے زندہ رہنے کا فائدہ، میں اب ان کے بغیر نہیں رہ سکتا، میں مر جاؤ گا سعد" آریان نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی، سعد جو اپنی گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا آریان کی آخری بات سن نے اسے ساکت کر دیا۔

"تو کچھ غلط نہیں کرے گا، آریان" سعد صرف اتنا ہی کہہ سکا

لیکن دوسری طرف ریان کی آنکھوں آنسوؤں سے دھندلا چکی تھیں۔ اس نے بریک لگانی چاہی پر دیر ہو چکی تھی۔

جس کی وجہ سے سامنے سے آتا ٹرک پوری شدت سے اس کی گاڑی سے ٹکرا گیا۔

آریان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور اُدھر ایمان کے دل میں درد اٹھا تھا۔

محبت میں آگر الہام نہ ہو، تو وہ محبت نہیں صرف ظاہری تعلق ہوتا ہے۔ ایمان کو محبت میں الہام ہوا تھا۔ اس نے آریان کا حال دل بنا دیکھے ہی جان لیا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے۔

آریان کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ اسد، سعد آریان کے گھر والے سب ہسپتال پہنچ چکے تھے۔

ڈاکٹرز نے فوری آپریشن شروع کیا۔

"ڈاکٹر میرا بیٹا کیسا ہے۔" ڈاکٹر کے اپریشن تھیٹر سے باہر آنے پر آریان کے بابا نے گھبرا کر پوچھا

"آپ لوگ دعا کریں اگلے چوبیس گھنٹے پشینٹ کے لیے کریٹیکل ہے۔" ڈاکٹر یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔ یہ سن کر آریان کی ماں پوٹ پوٹ کر رو دی۔

"ہمارا بیٹا ٹھیک تو ہو جائے گا نہ" آریان کی ماما نے روتے ہوئے عبید اللہ صاحب سے پوچھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پریشان نہیں ہو وہ ٹھیک ہو جائے گا دعا کرو تم بس" خود سے لگاتے عبید اللہ صاحب نے کہا

آریان کے دماغ میں گہری چھوٹ آئی تھی۔اس کے لئے اگلے چوبیس گھنٹے کریٹیکل تھے۔

عنایہ ایمان کے بارے میں سن کر ہسپتال اس سے ملنے آئی تھی۔ جب سعد کی نظر اس پر پڑی آریان اور ایمان آیک ہی ہسپتال میں تھے۔

"آپ یہاں پر" سعد نے عنایہ کو دیکھ کر پوچھا،عنایہ جو ایمان کے لیے پریشان تھی سعد کو دیکھ کر غصے میں آ گئی۔

"اپنے دوست کو بتا دیجئے گا جیت گیا وہ کر دیا برباد اس نے میری دوست کو" عنایہ بمشکل خود کے آنسوؤں کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔

"کیا مطلب کیا ہوا ہے ان کو"سعد پریشانی سے بولا

آ"ئی سی یو میں ہے وہ مبارک ہو آپ کو"عنایہ کے لہجہ میں صاف غصہ اور نفرت تھی سامنے کھڑے انسان اور اس کے دوستوں کے لیے

عنایہ یہ کہہ کر جانے لگی جب سعد بولا

"آریان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور ڈاکٹرز کا کہنا ہے اس کے لیے اگلے چوبیس گھنٹے کریٹیکل ہے اگر ہوش نہ آیا تو کچھ بھی ہو سکتا،اس کی جان بھی جا سکتی ہے۔"سعد کی آواز نم تھی۔

عنایہ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہاں سے چلی گئی۔

"انکل آنٹی ایمان کیسی ہے۔"عنایہ نے ایمان کے ماما بابا سے پوچھا

"خطرے سے باہر ہے اب وہ کچھ دیر میں ہوش آجائے گا۔"

"الحمدللہ"عنایہ کو یہ سن کر سکون ملا آخر کار وہ اس کی دوست تھی۔

Clubb of Quality Content

"عنایہ بیٹا ایمان نے آپ کو کچھ بتایا کوئی پریشانی تھی اس کو، پچھلے کچھ دنوں سے اس کی طبیعت بھی خراب تھی ہمارے پوچھنے پر اس نے کچھ نہیں بتایا آپ کو بتایا کچھ اس نے" فرزانہ بیگم نے عنایہ سے فکرمندی سے پوچھا

"نہیں آنٹی کیوں کیا ہوا ہے۔" فرزانہ بیگم کے اچانک پوچھنے پر عنایہ کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے اس لیے جو منہ میں آیا بول دیا۔

"ڈاکٹر کا کہنا ہے ایمان کسی ذہنی دباؤ یا پریشانی میں مبتلا تھی۔ جس کی وجہ سے آج اس کی یہ حالت ہے۔ اگر ٹائم پر ہسپتال نہ لاتے تو آج ہم اس کو کھو دیتے۔"

"آنٹی آپ پریشان نہ ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

"انشاءاللہ"

تب ہی ایک نرس آئی جس نے بتایا ایمان کو ہوش آگیا ہے۔ ایمان کے ماما بابا اور عنایہ ایمان سے ملنے اس کے روم میں گے۔

"کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی" فرزانہ بیگم ایمان کا ماتھا چوم کر بولی، اورنگزیب صاحب نے بھی ایمان کے سر پر ہاتھ رکھا۔ ایمان اپنے ماما بابا کی فکر مندی پر مسکرا دی۔

"میں ٹھیک ہوں۔" ایمان نے مسکرانے کی کوشش کی پر اس کے چہرے پر درد صاف نظر آرہا تھا۔

جب دل میں درد ہو اور چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائی جائے تو نہ چاہتے ہوئے بھی دل کی تکلیف چہرے پر آیاں ہو جاتی ہے۔

عنایہ ایمان کو خاموشی سے بس دیکھے جاری تھی۔ جب ایمان نے اس کی طرف دیکھا پر اس کو عجیب کشمکش مبتلا پایا۔

عنایہ سوچ رہی تھی وہ آریان کا بتائے ایمان کو کہ نہیں، ایمان کی حالت دیکھ کر اس نے سوچا وہ ابھی آریان کا نہیں بتائے گی۔ اس لیے اس نے خاموشی اختیار کر لی۔

ایمان کو آج رات ہسپتال میں ہی رکنا تھا اس لیے عنایہ اس کے پاس رک گئی اور ایمان کے ماما بابا کو گھر آرام کرنے کے لیے بھیج دیا اور ان سے کہا وہ صبح آجائیں وہ ہے ایمان کے پاس۔ عنایہ ایمان کی بہت اچھی دوست تھی اس کی فیملی کو بھی عنایہ کا پتا تھا اس لیے زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔

عنایہ ایمان کو خاموش دیکھ کر بولی "ایمان تمہارے دل میں درد کیوں ہوا تھا"

"وہ میں۔۔۔" ایمان نے کوئی جواب نہ دیا اور اپنی نظریں جھکا لی۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد ایمان نے کہا

"وہ ٹھیک تو ہے نہ" اور یہ پوچھتے ہوئے ایمان کی دھڑکن بڑھی تھی۔

"ٹھیک ہو گا ہمیں کیا لینا دینا" عنایہ نے اپنی نظریں چرائی

"عنایہ کچھ ہوا ہے۔" ایمان کو عنایہ کا نظریں چرانا عجیب لگا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ایمان تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لیٹی رہو" ایمان کو آٹھتے دیکھ عنایہ اس کے پاس آئی۔

"پلیز بتاؤ انہیں کیا ہوا ہے؟" ایمان نے لرزتے ہاتھوں سے عنایہ کا ہاتھ پکڑا، آواز میں بے قراری اور آنکھوں میں آنسو تھے۔

"تمہیں کیسے پتا اس کو کچھ ہوا ہے۔"

ایمان کو اس بات کا جواب خود نہیں پتا تھا بس اس کا دل کہہ رہا تھا آریان ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے وہ خاموش رہی۔

"میں نے سنا تھا محبت میں الہام ہوتے ہیں آج دیکھ بھی لیا"

"کیا ہوا ان کو پلیز بتاؤ" آنسو خود بہ خود بہنے لگے

"تم نے کہا تھا ایمان تمہیں فرق نہیں پڑتا وہ مر بھی جائے تو" عنایہ ایمان کے آنسوؤں صاف کرتی بولی

"نہیں، نہی۔۔۔۔" ایمان سے آگے بولا نہیں گیا، عنایہ کو ایمان کی حالت پر ترس آرہا تھا اس نے ایمان کو اپنے گلے لگایا اور آریان کا بتا دیا وہ اسی ہسپتال میں ہے۔

Clubb of Quality Content

"وہ ٹھیک تو ہے نہ مجھے ان کو دیکھنا ہے، پلیز مجھے ان کے پاس لے جاؤ پلیز عنایہ "ایمان روتے ہوئے ایک ہی بات بار بار بول رہی تھی۔

"ایمان تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر نے تمہیں سٹریس لینے سے منع کیا ہے۔ اپنا خیال رکھو وہ ٹھیک ہو گا "عنایہ ایمان کو چپ کرواتے ہوئے بولی۔

"پکا میں اپنا خیال رکھوں گی پلیز مجھے ابھی ان کو ایک بار دیکھنا ہے۔ "عنایہ سے ایمان کا رونا دیکھا نہ گیا اس لیے اس کو آریان کے پاس لے کر جانے کا فیصلہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سعد اور اسد آریان کے ماما بابا کو گھر بھیج کر آریان کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگے۔

"آپ ایمان کو بولا دیں۔ پیشنٹ بار بار کسی ایمان کو پکار رہا ہے۔ "نرس نے آکر سعد اور اسد سے کہا

"جی کیا ہم مل سکتے ہیں۔" اسد نے نرس سے پوچھا

"جی مل لیں ان کو ہوش آگیا ہے۔" نرس یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

"میں انکل آنٹی کو کال کر کے بتا دیتا ہوں آریان کے ہوش میں آنے کا، تو آریان کے پاس جا میں آتا ہوں۔" سعد یہ کہہ کر آریان کے بابا کو کال کرتا ہے۔ جبکہ اسد آریان کے پاس روم میں جاتا ہے۔

" کیسا ہے میرا یار" اسد آریان کے پاس جا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہے۔ آریان جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا آنکھیں کھول کر دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔

"آریان کیا ہوا ہے درد تو نہیں ہو رہا۔" اسد آریان کو دروازے کی طرف متوجہ دیکھ کر پھر سے بولتا ہے۔

"میں ٹھیک ہوں" آریان اسد کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

دروازے کھولنے کی آواز پر آریان بے چینی سے دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔ دروازے پر سعد کھڑا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سعد آکر آریان کا حال پوچھتا ہے پر وہ کوئی جواب نہیں دیتا اور دروازے کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے۔ سعد اسد کو اشارہ میں آریان کا حال پوچھتا ہے۔

"وہ ٹھیک نہیں لگ رہا۔" اسد نے کہا

"وہ نہیں آئی۔" آریان سے بولا نہیں تھا جا رہا لیکن وہ پھر بھی بول رہا تھا۔ وہ دونوں خاموش رہے۔

"تم لوگوں نے ان کو نہیں بتایا میرا، اگر ان کو پتا ہوتا وہ ضرور آتی" آریان کا لہجے میں یقین تھا جیسے اس کو بھروسہ تھا ایمان کو پتا ہوتا تو وہ ضرور آتی اس سے ملنے۔

"وہ نہیں آسکتی" سعد نے آہستہ آواز میں کہا۔ وہ اپنے دوست کا یقین توڑنا نہیں چاہتا تھا پر وہ اس سے کچھ چھپا بھی نہیں سکتا کیونکہ آگر آریان کو بعد میں پتا چلتا تو وہ اس کی جان لے لیتا۔

"کیوں نہیں آسکتی؟" آریان کو سعد کی بات سمجھ نہیں آئی

"پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ بعد میں اس بارے میں بات کریں گے۔"

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کیوں نہیں آسکتی وہ"

سعد کو خاموش دیکھ کر آریان نے بولنا شروع کیا

"وہ ناراض ہے مجھ سے، کسی نے روکا ہے ان کو" اور آخری بات آریان نے غصہ میں کہی

ان دونوں کو خاموش دیکھ کر آریان نے پھر سے کہا

"وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے وہ مجھے دیکھنا نہیں چاہتی اس لیے" آریان کی آواز میں اب غصہ نہیں تھا۔ اس کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔

ایمان کی نفرت کا خیال آتے ہی آریان بے اختیار رو پڑا۔ ہسپتال کے اس خاموش کمرے میں آریان کے سسکیاں گونج رہی تھی۔ آریان کو ایسے دیکھ کر وہ دونوں اس کے پاس آئے اور اس کو گلے لگایا۔

"وہ تجھ سے نفرت نہیں کرتی، وہ خود اس ہسپتال میں ایڈ میٹ ہے۔" سعد کی آواز یہ کہتے ہوئے لڑکھڑائی وہ آریان کو کوئی اور تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا مطلب کیا ہوا ان کو" آریان بے چینی سے بولا

سعد نے اس کو ساری بات بتا دی۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں نے اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیا۔ آگر ان کو کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا۔" وہ ایک بار پر سے رو پڑا۔

کون کہتا ہے مرد نہیں روتے۔۔؟ تکلیف تو ان کو بھی ہوتی ہے اور جب تکلیف حد سے بڑھ جائے تو آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

آریان کی ڈھرکن تیز ہو گئ تھی اس نے بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا جب دروازے پر دستک ہوئی تو سب کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں جہاں ایمان عنایہ کا سہارا لیے کھڑی تھی۔ ایمان آج بھی نقاب میں تھی اور آج بھی آریان نے اپنی نظریں جھکا لیں۔ اس نے صرف ایک نظر دیکھا تھا اور محبوب کا حال دل جاننے کے لیے ایک نظر ہی کافی ہوتی ہے۔ ایمان کی آنکھیں سرخ تھی جیسے صدیوں کا درد سمیٹے بیٹھی ہو۔ ان آنکھوں میں پہلے جیسی چمک باقی نہ

تھی، جسم کمزور اور ہاتھ میں ڈریپ لگی ہوئی تھی۔ آریان کا دل ایک لمحے کے لیے جیسے رک سا گیا ہو۔

آریان نے سعد اور اسد کو باہر جانے کا اشارہ کیا اس کو گوارا نہ تھا اس کی محبت کو کوئی اور دیکھے۔ سعد اور اسد کے باہر جانے کے بعد عنایہ بھی ایمان کو چھوڑ کر باہر چلی گئی۔ لیکن آریان نے کمرے کا دروازہ کھولا ہی رکھنا کو بولا۔

"اسلام و علیکم "ایمان نے دھیمی اور لرزتی آواز میں میں کہا

"و علیکم السلام "ایمان کی آواز سن کر آریان کا دل بڑھ آیا

" آپ ٹھیک ہیں، آپ پلیز بیٹھ جائیں" آریان فکر مندی سے بولا

"جی شکریہ "ایمان زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکی تو پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گی۔

" آپ کی طبیعت کیسی ہے؟"ایمان نے نظریں اٹھا کر آریان کو دیکھا سر پر پٹی بندھی تھی، چہرے پر چوٹوں کے نشان نمایاں تھے،ہاتھ پر ڈریپ لگی ہوئی تھی اور ایک ٹانگ فیکچر تھی۔ ایمان کی آنکھوں میں پریشانی صاف نمایاں تھی۔

"آپ کو دیکھ لیا اب ٹھیک ہوں میں" آریان نے ایمان کو دیکھ کر مسکرا کر جواب دیا۔

"آپ کی طبیعت میری وجہ سے خراب ہوئی تھی۔ مجھے معاف کر دیں آپ کو تکلیف ہوتی ہے تو درد مجھے ہوتا ہے۔ آپ کی حالت کا ذمہ دار میں ہوں۔" آریان نے نم آواز میں کہا

"ایسا نہیں ہے یہ سب قسمت میں تھا میری، آپ کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا۔ ؟"اور اس بات پر آریان نے نظریں چرائی اب وہ کیا بتاتا اس کی اپنی غلطی تھی۔

ایمان نے سوالیہ نظروں سے آریان کی طرف دیکھا اس کو خاموش اور نظریں چراتے دیکھ ایمان نے کہنا شروع کیا" آپ نے جان بوجھ کر کہی۔۔"یہ کہہ کر ایمان چپ ہو گی۔

"آپ نے کہا تھا آپ مجھ سے نفرت کرتی ہے مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی،میں مر بھی جاؤ تو آپ کو فرق نہیں پڑتا،میں ایسی زندگی کا کیا کروں گا جس میں آپ نہ ہو" آریان کا لہجہ بکھرا ہوا سا تھا۔

Clubb of Quality Content

"آپ جو ہوا سب بھول جائیں۔ آپ کی فیملی ہے ان کا سوچے آپ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو، آئندہ سے خود کو کچھ کرنے کا سوچیے گا بھی مت" ایمان کی آواز میں پہلے نرمی بعد میں سختی تھی۔ آریان کو ایمان کا ڈانٹنا اچھا لگا۔ اس کو وہ ڈانٹتی ہوئی بے حد معصوم لگی۔

"آپ مجھ سے نفرت نہیں کریں جانتا ہوں بہت غلط کیا آپ کے ساتھ"

"میں آپ سے نفرت نہیں کرتی" اور یہ سن کر آریان کو اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا۔

"میں اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا ہوں۔"

"میں آپ کو اللہ کی رضا کے لیے معاف کرتی ہوں۔"

"مجھے ایک موقع دیں ایمان میں سب ٹھیک کر دوں گا۔" آریان کے لہجہ میں ایک آس تھی۔

"میں آپ کو دوسرا موقع نہیں دے سکتی۔ معافی غلطیوں کی ہوتی ہیں دھوکے کی نہیں"

آریان کی آس توڑتے ہوئے ایمان کو تکلیف ہوئی تھی۔

"کیا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی" ایمان کو چپ دیکھ کر آریان پھر سے بولا

"آیک دفعہ میری طرف دیکھ کر بول دیں" ایمان کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آریان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

تجھ سے محبت کرنا

میرے بس میں نہ تھا

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

آگر میرے بس میں ہوتا

تو تجھ سے محبت نہ ہوتی

اور آریان کو لگا اب وہ سانس نہیں لے پائے گا۔ دونوں کی آنکھوں میں درد تھا۔ آیک کا محبت پا کر کھو دینے کا درد اور دوسرے کا محبت میں دھوکہ کھانے کا درد، زخم دونوں کے دل پر لگے تھے، اور مرہم بھی دونوں تھے ایک دوسرے کا، پر ایمان نے اپنی عزت کو چنا اس نے آریان کو معاف تو کر دیا پر موقع نہ دیا۔

"ایک موقع صرف ایک موقع ایمان" آریان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"میں نے آپ کو معاف کر دیا لیکن موقع دینا میرے بس کی بات نہیں مجھے لگے گا میں نے اپنے ساتھ زیادتی کی ہے۔ مجھے محبت سے زیادہ اپنی عزت پیاری ہے۔ جس کا آپ نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر مذاق بنایا تھا میں وہ سب نہیں بھول سکتی۔" ایمان نے نظریں چراتے ہوئے کہا اس نے اب کی بار آریان کی طرف نہیں دیکھا اور اپنی بات کہہ کر جب جانے لگی تو آریان نے پکارا

"میں ساری زندگی آپ کی محبت اور دوسرے موقع کا انتظار کروں گا۔"

جب کہ آریان نے آخری بار اس کی آنکھوں میں دیکھا کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں وہ کبھی اس سحر سے باہر نہیں آپایا۔

"کیونکہ مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ ہے وہ آپ کے دل میں میرے لیے رحم ڈال دیں گے۔"

اور یہ بات آریان نے پورے یقین سے کہی تھی۔

ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بار دوسرا موقع دیا جائے۔

ٹھیک ہے ہر رشتے میں دوسرا موقع دینا چاہیے پر ایمان نے اپنی عزت کو پہلے رکھا اور آریان کو معاف تو کردیا پر موقع نہ دیا۔

اس دن کے بعد آریان نے کبھی ایمان کو پریشان نہیں کیا وہ اس کو اپنے رب سے مانگتا ہے اور اس کو یقین ہے اس کا رب ایمان کا دل اس کی طرف سے بدل دے گا۔

آریان اب پانچ وقت کی نماز اور تہجد پڑھتا اور ایمان کی خوشیوں کی دعا مانگتا ہے۔

اس نے یونیورسٹی میں کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس کی وجہ سے ایمان کے کردار پر بات آئے۔ اس کے دوست بھی ایمان اور باقی لڑکیوں کی عزت کرنے لگے تھے۔ وہ کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ ایمان کو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر دیکھا تا تھا چھپ کر اور ایمان یہ بات جانتی تھی۔ دونوں نے سب قسمت پر چھوڑ دیا تھا۔

ختم شدہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری

شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842